MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

مرثیہ ۲

مطلع

زمانہ بدلے طبیعت بدل نہیں سکتی

نعت و حال جناب سیدہؑ

۷۲ بند

مصنفہ
سید سرفراز حسین خبیرؔ لکھنوی

مطبوعہ
نظامی پریس آہنی پھاٹک لکھنؤ

زیارت جناب سیدہ صلوٰۃ اللہ وسلام علیہا

باسمہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ
یَا وَالِدَةَ الْحُجَجِ عَلَی النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ
اَیَّتُهَا الْمَظْلُوْمَةُ الْمَمْنُوْعَةُ حَقُّهَا ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمَتِكَ وَابْنَةِ
نَبِیِّكَ وَزَوْجَةِ وَصِیِّ نَبِیِّكَ صَلٰوةً تُزْلِفُهَا فَوْقَ زُلْفٰی
عِبَادِكَ الْمُكَرَّمِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَاَهْلِ الْاَرَضِیْنَ

تاریخ ولادت باسعادت ۲۰ جمادی الثانی بعثت | تاریخ وفات ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۱ھ

جائے دفن ، جنت البقیع

۱

زمانہ بدلے طبیعت بدل نہیں سکتی
کسی کی اصل و حقیقت بدل نہیں سکتی
فلک کے دور میں فطرت بدل نہیں سکتی
تغیرات سے قسمت بدل نہیں سکتی
لکھا جو کلک قضا نے کوئی مٹا نہ سکے
کبھی نوشتۂ قدرت پہ حرف آ نہ سکے

۲

عجیب رنگ بقا و فنا کے دکھلائے
ضیائے شمع حق و انجم و رنج غم پائے
ہوائے دل سے محبت کی آگ بھڑکائے
جب آئی تیز ہوئے ضیا رنج جائے
وہی جمال قدم جلوۂ بقا بھی ہے
کہ ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی ہے

۳

اسے حیات ملی اور نئے جمال کیا
بہشت کے جامہ ہستی کو چاک چاک کیا
بنایا خاک سے پھر آدمی کو خاک کیا
زلال ابر کرم سے پھر اس کو پاک کیا
جلا بہشت میں دی فرحت کی بچھڑے کو
دیا سرور کوئی گنہ ہو بیگانگی چھوڑنے کو

۴

وسیع کتنی ہے رحمت کسے بھلا معلوم
نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم
نشان کہ حقیقت کسی کو کیا معلوم
تھی جو عقل رسا کہہ با خدا معلوم
جنہیں تلاش ہے ان کی وہ بے کسے مضطر ہیں
پڑا وہ دور ہے کہ جیسے ہزار دور چلے ہیں

۵

ازل سے پہلے وہی تھا ابد کے بعد بھی
در اصل ذات و صفت میں نہیں ہے فرق کوئی
نہیں ہے آنکھ مگر دیکھتا ہے وہ پھر بھی
نہیں ہیں کان مگر سنتا ہے وہ بدون کی
زبان سے ذہن بشر میں وہ سنتا ہے کہا
نہ کوئی قسم ہے اس کی نہ رنگ ہے کوئی

۴۶

جلا با طور کو اُسنے دکھا کر شانِ جلال
کئے ہزاروں حسین خلق پہ ادائے جمال
کڑوروں صورتیں دیں سب کا مختلف خد و خال
ہر ایک شکل کو آئینہ دار حسن کمال
بنے جو نقش وہ بے مثل لاجواب بنے
کہ نقطے تک بھی قدرت کے انتخاب بنے

۴۷

اگرچہ ان کی سبھی صنعتیں ہیں بے نظیر
وہ چاہے جسکو تو بے لاجواب وہ تصویر
بنے حسینوں کے افسر بشیر و نذیر
محمد عربی نور حق سراج منیر
اگرچہ پہلی بھی اُسکی یہ صنعتیں بھی
نہ خلقت ایسی ہوئی باوجود قدرت بھی

۴۸

زمانے بھر سے شرف میں نہ کیوں ہو دو بالا
خدا نے پاک بنایا جو خود حق کا چاہنے والا
پیمبروں میں ہیں ممتاز سید والا
کہ حق نے دامن رحمت میں جس کو پالا
یہ ایک جلوۂ قدرت کہ تھا سرزدہ وہ
جو انکے ناز اٹھاتا ہے بے نیاز وہ وہ

۴۹

گھر انکا عرش پہ تھا زیر پا ہوئی تھی فضا
زمیں پر آسکے نہ شوق سے حبیب خدا
جب آئے جا کے حرم آپ سے مسجد اقصیٰ
کہا رسول نے حکم خدا میں عذر ہی کیا
شرف کا ایک نیا تاج آپنے پایا
خدا سے رتبۂ معراج آپنے پایا

۵۰

نظر فروز وہ آراستہ شب معراج
ضیا فشاں ہیں گردوں پہ اختروں کے سراج
سکون عشق سے دو ہو رہا زمانے بھر کا مزاج
وہ فرش خواب پہ دونوں جہان کا سرتاج
فرشتے شان نبی پر نثار ہوتے تھے
نصیب جاگ کے اٹھا حضور سوتے تھے

۱۱

ادب کے داخل بیت الشرف ہوئے جبریل
کہیں جو تو دل سے آنکھیں تو عالی شان جلیل
امین وحی نے کی عرض اے رسول جمیل
خدا نے کیا ہے طلب آپ کو دوست خلیل
ہیں سما و زمیں لطف کے اپنے مشتاق
حبیب کی ہو ملاقات کا خدا مشتاق

۱۲

سنا جو عرش پہ آنا گھر حبیب رسول انام
فرشتے راستے میں دیکھتے ہیں بہر کلام
ثنا سے صبح پڑھتے ہیں لبوں پہ سلام
نثار ہونے کو بیٹھے ہیں منتظر ہیں تمام
سجا سجایا بہشت بریں کا آیا ہو
سوار آپ ہوں خادم براق لایا ہو

۱۳

زمیں ترنگ پہ بولی کہ اے خدا والا
قدم سے آپ کے آباد ہو مری دنیا
کرے ہے آپ کا گلہ فلک سے میں بے رضا
کہا نبی نے ذرا بھی آ یا مین در اسکھا
جلد مری نہیں فانی اک آن آبرو ہے
جو میں نہیں اٹھا لی عبو ... ہو

۱۴

خوشی سے زینت زیں رہبر انام ہوا
روانہ سوئے فلک صاحب حرام ہوا
وہ روح برق تھا جس کا براق نام ہوا
ہوئے شب سے روشن چراغ بام ہوا
پڑھا درود فرشتوں نے بزم گرم ہوا
عرب کا چاند سراج حرم طلوع ہوا

۱۵

جو بیٹھے تخت پہ سردار دہر پادشاہ زماں
مصافحہ کو فرشتے دوڑے سبھی دوران
فلک کی خیر کریں مصطفیٰ قبلہ دو جہاں
کہ ناگہاں یہ ہوا حکم ایزد سبحاں
ہیں منتظر سب اصحاب اذان کہو
ہماری رویہ خوشی تم یہاں اذان کہو

۱۶

نبی نے حق کی بزرگی کا پہلے ذکر کیا
کہا پھر اپنے بجا ہو خالق دو سرا
شہادت اپنی نبوت کی دی بحکم خدا
بیان تک آپ پہ جو ہو چکا مسیح نے کیا
خدا کے فضل سے سردار انبیا بھی ہیں آپ
حبیب حق بھی ہیں اور حجت خدا بھی ہیں آپ

۱۷

فلک پہ آپ ہیں اے بادشاہ ارض و سما
زمیں پر اپنی جگہ کس کو آپ نے چھوڑا
کہا نبی نے علی ولی وصی میرا
امام کون و مکاں نور آب نعم خدا
خدا کے فضل سے سردار مومنین بھی ہے وہ
اماماں میں بلا فصل جانشیں بھی ہے وہ

۱۸

ادب کے ساتھ نبی سے یہ عرض کی حضور
فلک پہ ذکر علی سے ہوئے ہیں خم مسرور
ہے پانچ وقت اذان میں بھی یہ ذکر منظور
جو بعد ذکر محمد علی کا ذکر ضرور
جہاں میں جیسے محمد نبی برحق ہیں
یونہیں علی ولی بھی وصی برحق ہیں

۱۹

خبر اتنا محبت میں کیوں ہو دیوانہ
یہ مانا فیض امامت کو ہے پروانہ
یہاں پہ چھیڑ دیا تو نے اپنا افسانہ
حضور جا چکے ہیں سوئے بزم جانانہ
وہ دیکھ مرکب پیغمبر انام بڑھا
نگاہ شوق کی صورت فلک خرام بڑھا

۲۰

مواکن جیخ کے گرد کبریا کا وہ نور
در بہشت پہ آیا بجا طریق سرور
ہوئے نبی متبسم بڑھا جو دل کا سرور
بنا تھا کعبۂ مقصود نقش پائے حضور
بچھایا آنکھوں کو رضوان نے انکسار کے ساتھ
جبیں کو رکھ دیا قدموں پہ افتخار کے ساتھ

بدل۔ وہ نوح ملت آلام سبکا رہبر ہے: مری طرح وہ جہاز زمیں کا لنگر ہے

۳۱م

جناں میں پہلے ہی سے آ پہنچی نبی کا فصل
درود پڑھتی ہیں بلبلیں چہکتے ہیں گل
ہے بال بال اُن کا گیسو دو زلف گیسوئے سنبل
ہے نہیں شمیم رحمت ہے پھول سا نرمی
پیک ہی ہے سرخ ہر گل ترسے
چھلک ہے ہے یہ کوثر لب کوثر سے

۳۲م

جنا سے ہیں اُگے تو خوشبو زعفرانی پھول
تجلی بنی اُگے ہیں آسمانی پھول
وہ رخ ہے جس پہ بلبل و دار زعفرانی پھول
پڑا جو عکس گلابی ہو گئے ہیں تمام ہی پھول
ہوئے ہیں پھول کبھی تحفہ محبت میں
حسن حسین کا دم بھر رہے ہیں جنت میں

۳۳م

وہ نرم سے نرم ہر باغ تر ہیں پھول
وہ عرق بادہ حقیقت ہو تراب میں پھول
وہ فاطمی جو ہیں تم سے حجاب میں پھول
زہے کہ سبزہ بیگانہ ہے خواب میں پھول
نقش فاطمہ قدر ہے بے تکلف ہیں
جناں کے گل ہیں نعیم خواب یوسف ہیں

۳۴م

بہل ہے بیج ہی باغ جناں میں شان و حجاز
کریں حضور گل انتخاب گلشن راز
ہے مجھ نعت زبان صبا الفرحت و ناز
ہر اک پھول ہے جنت میں گوش بر آواز
شمیم پاک نبی سے مہک اٹھے غنچے
صدا درود کی آئی چٹک اٹھے غنچے

۳۵م

رسول پاک رسولان با سلف سے ہے
ہر ایک صاحب اعزاز دو دنی شرف سے ہے
یہ لطف خاص شہیدان کربلا کے ہے
پڑھا سرود ثنا شہ نجف کے ہے
نبی کے فیض سے یہ بھی بلند پایہ ہیں
کہ ان کے جسم میں سایہ نہیں یہ سایہ ہیں

۳۲

ہے عشق تو نہیں کہ مجھے وا بھی ہے
تو ہے دعا سے مسیحا کوئی دعا بھی ہے
صدائے قلقل مینا سے کچھ م ۱۲ ابھی ہے
جب اس سرود سے ساقی تم انکار بھی ہے
نفس کے ساز سے کیفیت دلی نکلے
جو سانس لی تو دہن سے علی علی نکلے

۳۳

میں جانتا ہوں کہ ساقی تری ولا بھی ہے
اور اس کے ساتھ ہی عرفان کبریا بھی ہے
جو خود پلائے تو کچھ اور ذائقہ بھی ہے
مزہ تو جب ہے کہ تو بھی ہے خدا بھی ہے
زبان وقف ہے بس تری ثنا کے لئے
گردن جو ہے تو ہے سجدہ خدا کے لئے

۳۴

جب آئے بزم میں واعظ دکھا دکھا کے کتاب
گر اس سے کہہ دو کہ وہ بار بار لائے کیوں
خدا رسول کو قرآن سنائے کیوں
تم اپنا مصلّے بچھا بچھا کے کیوں
ہو دل میں یاد خدا لب پہ ترانہ رہے
طواف کعبہ کے ہمراہ دور جام رہے

۳۵

پہ جوش بادہ ہے یا بھید ہے فوارے
ہیں جام دور میں یا گھومتے ہیں سیارے
تری نظر سے ہیں ساقی [illegible] تو سارے
کہ ذکر ہے یہ زباں رہی ہے جھنکارے
ازل کے روز جو کچھ تھا وہی ہے آج بھی ہے
میں مست جام [illegible] ہوں خمار آج بھی ہے

۳۶

جو ہم رسول نے کی ہے وہ ہے علی بیان
بغیر وحی نہیں کہتے کچھ رسول زماں
جو منہ سے کہتے ہیں وہ ہے صدق بیان
کہ ہیں وہ صاحب قرآن یہ ہوا قرآن
نبی کے ساتھ علی کے شرف بھی ساقی ہیں
اگر وہ مالک کوثر ہیں یہ ساقی ہیں

۳۱

خدا کا نور تھا تجھ سے جہاں سے پہلے
تو میرے دل میں بسا تھا خیال سے پہلے
شریک حال رہا عرض حال سے پہلے
سمجھ گیا مرا مطلب سوال سے پہلے
خبر بھی جمن آرزو سے پا بھی گیا
اُسے خبر نہ ہوئی اور تو بلا بھی گیا

۳۲

پیونگا خلد میں ساقی یہ بادۂ دلخواہ
نبی کو عرش نے کہا اپنے بناؤ نگا میں گواہ
چمن کی سیر میں ہیں محو شاہ عرش پناہ
براق سے بھی نہ طے ہو وہ ایک قرب کی راہ
ہوا وداع ریاض علوم کا حافظ
پکارے اہل جناں یا نبی خدا حافظ

۳۳

وہ روز فرش سے آیا برائے رسول جن و بشر
بساط آئی سلیماں کے واسطے اوپر
قریب سدرہ وہ پہونچے تھی جو منزلت و فخر
امین حق نے رکھا ادب سے پاؤں [illegible]
فرشتہ اللہ کے نائب آپ کی آمد [illegible] نہ تھی
جو بال بھر کہیں بڑھتے پرو بھی خبر نہ تھی

۳۴

وہ پہونچے عالم لاہوت کے قریب حضور
وہ راہ قرب تھی فرشتے بھی بہک گئے ہوں دور
خدا کا نور وہ آیا قریب مرکز نور
ہجوم وطن میں جو داخل ہوا دل پر سرور
یگانگی رہی یکتائی کا ظہور نہ تھا
کہ لامکاں میں نبی تھا کوئی اور نہ تھا

۳۵

خدا کی یاد میں عشق میں ہوئی دمساز
پیا وہ فرط ادب سے کہ بادشاہ حجاز
کھلا یہ عشق سے دریا سے معرفت کا جہاز
وہ بزم قدس کی کیفیتیں وہ راز و نیاز
عیاں ہوا جو نظر کو یہ وہ نور نہیں
کہ لامکان کی محفل ہے بزم طور نہیں

۳۶

ہوا تھا حضرتِ موسیٰؑ کو رب سے فرمان
بڑھو آگے کہ نعلین رکھ کر میدان
یہاں نبیؐ سے یہ اظہار خالقِ سبحان
تم آؤ پاس ہمارے یونہی بعزت و شان
نشان پائے ہمایوں سرِ عرشِ برین
تمہارے پاؤں کی نعلین تاجِ عرشِ برین

۳۷

جمالِ حور میں جسکی ضیا ہے وہ پاپوش
فروغِ مہر کو جس نے دیا ہے وہ پاپوش
جو زیبِ پائے شہِ انبیا ہے وہ پاپوش
خدا کے ہاتھ نے جسکو سیا ہے وہ پاپوش
علیؑ ہی سے کوئی پوچھے جو اس کی عزت ہے
نبیؐ کے پاؤں نہیں قدرتِ خدا کی صنعت ہے

۳۸

یہ بیکسی کو شرف ہے اب کسی کا تاج کہاں
یہی سبب ہے جو نعلین پہنے شاہِ زماں
حریمِ قدس میں داخل ہوئے بشوکت و شان
عیاں تھی چار طرف شانِ خالقِ سبحاں
وہ جنبشیں سی ہوئیں عرش کی طنابوں کو
نگاہِ شوق اُٹھاتی رہی حجابوں کو

۳۹

بنا تھا راز کا پردہ نقابِ وجہِ خدا
حجاب تھا کہ اُٹھا تھا کچھ نہ کچھ پردا
کہ دوشِ پاک پہ دستِ خدا نے ہاتھ رکھا
یہ رمز کیا تھا وہی سمجھے جسکا ہاتھ یہ تھا
علیؑ کے مرتبے کو اور کوئی کیا سمجھے
خدا کے بعد جو سمجھے تو مصطفیٰؐ سمجھے

۴۰

علیؑ کے باب میں قولِ نبیؐ ہے مثلِ علیؑ
کہ یہ نہ ہوتے تو زہراؑ کا کوئی کفو نہ تھا
بہت مناقبِ بنتِ رسولؐ ہر دو سرا
ہیں تحفۂ شبِ معراج فاطمہؑ زہراؑ
بہارِ باغِ جناں گلشنِ رسولؐ ہیں یہ
کہ سیبِ خلد کی خوشبو نبیؐ کے پھول ہیں یہ

مطلع ۲۱

یہ ہے پردہ شب معراج انقلاب سخن
بنا ہے برقع حور جناں حجاب سخن
نگاہ چشم زلیخا میں ہے شباب سخن
کرے بند مقنع عفت کا ہے نقاب سخن
یہ نقش وہ ہے کہ حیرت میں ہے کتاب مانی ہے
جمال نظم یہ داماں لن ترانی ہے

مطلع ۲۲

خدا نے زینۂ معراج مصطفیٰؐ کو دیا
جو مصطفیٰؐ کو دیا تھا وہ مرتضیٰؑ کو دیا
علیؑ کے بعد وسیلہ شرف النساءؑ کو دیا
یہ حق نے تحفہ شہنشاہ انبیاءؐ کو دیا
فخر زنان جہاں زوجۂ علیؑ ٹھہری
یہ بی بی وہ ہے کہ جو بضعۂ نبیؐ ٹھہری

۲۳

بتولؑ پاک تھیں سرمایۂ حیات نبیؐ
ہوئی ہیں گیارہ اماموں کی ماں یہ بی بی
فدائے عز و جل تھیں وہ ان کی حرمت کی
کرو خود رسولؐ دو عالم نے انکی عزت کی
جب آ گئیں پس تعظیم شاہ دیں اٹھے
جھکائے گردنیں اصحاب خوش نصیب اٹھے

۲۴

رسولؐ کو جو گوارا نہ تھا فراق بتولؑ
تو سیدہؑ کے بھی دل کو تھا اشتیاق رسولؐ
سدھارے خلد کو جب سے پیمبر مقبول
بہت پدر کی جدائی سے فاطمہؑ تھیں ملول
رسولؐ پاک کا خالق سے جب وصال ہوا
تو چند ہفتوں میں زہراؑ کا انتقال ہوا

۲۵

نبیؐ کے ہجر میں یہ فاطمہؑ کا حال تھا آہ
تھی سر پہ خاک غم ہجر میں لباس سیاہ
وہ دل کا رنگ تھا جیسے ہو کوئی شاخ گیاہ
لہو برستا تھا آنکھوں سے خونچکاں تھی نگاہ
پدر کی یاد میں آنکھوں سے منہ کو دھوتی تھیں
کہ رات دن اسی غم میں نڈھال روتی تھیں

۴۶

تھا دل میں داغِ پدر اور رقیہ ہائے پدر
غمِ فراق کے شعلوں سے جل رہا تھا جگر
جو بیٹھی صبح سے فرشِ عزا پہ وہ مضطر
تو روتی ہی رہی غمگیں سحر سے تا بسحر
رہا زبان پہ شب و روز گریہ کا ذکر
نبی کا ذکر کیا یا کیا خدا کا ذکر

۴۷

نبی کے بعد ہزاروں مصیبتیں آئیں
بدل دیے گئے دینِ رسول کے آئیں
گھٹائیں ظلم و تشدد کی ہر طرف چھائیں
بہت اذیتیں زہرا نے ہاتھ سے پائیں
بڑا اہلِ دعا بد دعا روانہ ہوئی
زباں پہ شکر شکایت سے آشنا نہ ہوئی

۴۸

ہزار حیف زمانہ کچھ اس طرح بدلا
کہ رونے پائیں نہ جی بھر کے فاطمہ زہرا
نبی نے اپنے جگر کا جسے کہا ٹکڑا
اُسی کے واسطے اعدا تھے درپئے ایذا
دیا یہ اجرِ مودت کا ہائے کیا افسوس
یہی تھا اجرِ رسالت کا جو دیا افسوس

۴۹

دیا رسول نے اُمت کو خلعتِ اسلام
رہی ہر ایک مسلمان پر جن کی رحمتِ عام
بھلا یا راحت اُمت کے واسطے آرام
مگر ملا یہ مسلمانوں سے اُنہیں انعام
رسول کے سبب نا خوشی سے باز رہے
خلاصہ یہ ہے کہ محسن کشی سے باز رہے

۵۰

ہوا تھا ضعف سے یہ حال فاطمہ زہرا
کہ اُٹھنا بیٹھنا بھی تھا محال وا اسفا
نبی کے ہجر میں اک دن بھی باپ کی تھی قضا
بنا کے دورا ہی ابنِ ابی نے بدلا
کیا جو کام وہ خوشنودیِ خدا کے لیے
یہ انتظام تھا در پائے کبریا کے لیے

۱۵۱

نماز پڑھ کے کیے سوئے قبلہ پاؤں دراز
ردا سے ڈھانپ لیا منھ دو جہاں سے ہوئے باز
کیا کسی سے نہیں پھولا ہوا تھا باغ نیاز
خدا سے باتیں تھیں بس تھی رحمتِ خدا دمساز
یہ خاطریں تھیں گلِ گلشنِ رسالت کی
نبی بھی حجرے میں تھے منتظر ضیافتِ جنت کی

۱۵۲

ہوئی نحوست جو وہ شمعِ احمدِ مختار
حجاب سنت میں جنت عیاں ہوا اک بار
نہ تھی ضرورتِ غسل و کفن آہ حیدرِ کرار
زنانِ ہاشمیہ رو رہی تھیں زار و قطار
فلک لرزتا تھا بیکسوں کی زاری سے
حسنؑ حسینؑ کا رونا وہ بیقراری سے

۱۵۳

رکھا جو لاش کو تابوت میں بہ حالِ محن
کہا علیؑ نے کہ زہراؑ کو دیکھ لو آ کر
ہوں بین زینبؑ و کلثومؑ سے کیا یاں کہنا
تھیں دونوں بیٹیاں تابوت پر کھڑی روتیں
یہی تھا نوحہ ہمیں کس پہ آپ چھوڑ گئیں
ہمیں خفا جو کیا دل سے منھ کو موڑ گئیں

۱۵۴

جواب دیجیے اے فاطمہؑ کنیز زماں
گئیں نہ آپ عزیز و نہیں بھی کبھی مہماں
اکیلے گھر میں ہمیں چھوڑ کے سدھاریں کہاں
ہے کون آپ سا حاجت روائے اہلِ جہاں
ردا کو دیں کیا حوصلہ یہ تھا دل کا
نہ رد کیا گیا لیکن سوال سائل کا

۱۵۵

ادھر تو لاش تھا بیبی کا شیون و شین
بڑھے جو روتے ہوئے دیکھ کے بہار حسنین
کفن میں بیبی ہوئی تھی نبی کی نور العین
یہ حال دیکھ کے میت بھی ہو گئی بے چین
جو دونوں ہاتھ کفن سے تھے وہ چھوٹ گئے
گلے سے تیرے دیا کر بندِ کفن بھی ٹوٹ گئے

۵۶

سبب یہ تھا کہ وہ شہزادۂ احمدؐ تھی
بتولؑ ہجرِ پدر میں ملول بیحد تھی
زیارتِ شہِ یثرب کی کو شوقِ کد تھی
نبیؐ کی آل تھی جتنی وہ سب محمدؐ تھی
جدا جدا بھی وہ پنجے کی طرح جد تھے
حسنؑ حسینؑ جو یکجا ہوئے محمدؐ تھے

۵۷

زیارتِ نبویؐ کے لئے حزیں تھی بتولؑ
یہ دونوں لال تھے سر تا قدم شبیہِ رسولؐ
کیا نبیؐ نے بھی ابناءنا میں انکا شمول
تھا جنمیں باغِ رسالت کا رنگ تھے وہ پھول
قریب تھا کہ گریں آپ بھی غش کھا کے
سہارے تھے بیٹوں کی گردن میں ہاتھ زہراؑ کے

۵۸

فلک تھا رنج میں بپا اہلِ آل میں حشر بپا
پکاری فضّہ ہوا انجام زہراؑ بی بی کا
جدا نہ ہوتے تھے ماں سے وہ ماں کے ماہ لقا
دلاسا دیکے کیا بچوں کو علیؑ نے جدا
مگر سکینہؑ جو لپٹی تھی لاش سے سر کے
لگا کے دل سے چھڑائی گئی تھی مر مر کے

۵۹

علیحدہ ہوئے زہراؑ کی لاش سے وہ پسر
خیالِ دفن میں تھے شب کے منتظر حیدرؑ
ہوئی جو رات جنازے کو لے چلے سرورؑ
کہ غیر شخص کی تابوت پہ پڑے نہ نظر
علیؑ سے قبر میں احمدؐ نے لے لیا لاشہ
حجابِ شب میں سپردِ زمیں کیا لاشہ

۶۰

کلیجہ پھٹتا ہے کیونکر کروں وہ حال رقم
اٹھا تھا رات کو جسکا جنازہ ہائے ستم
اسی کی بیٹیاں بلوے میں ہوں کھلے سر ہم
سر اپنا پیٹتی تھی کبھی زینبؑ پُر غم
سرِ حسینؑ کبھی مجلسِ شراب کبھی
ہجومِ عام کبھی آلِ بوترابؑ کبھی

٦١

یزید بزم میں بدمست جام بادہ سے غضب
شراب خوار دول کا مجمع وہ عام ہے غضب
دھرا تھا طشت میں [illegible] امام کا سر ہے غضب
[illegible] نہیں غیرت [illegible] الاماں [illegible] غضب
بھرا زمانہ [illegible] رسول [illegible] ہے
یہ [illegible] فاطمہ کی [illegible] ہے

٦٢

چھپائے بالوں سے منہ رو رہی تھی آل نبی۔ نہ تھی
اتارا [illegible] تذلیل [illegible] تھا ستمگر [illegible] بیان ندی
یہ جلے شانوں میں [illegible] کی [illegible] بیٹی
بھی ہے [illegible] بیٹی ہے [illegible] ہے
وہ چھوٹی بیٹی ہے [illegible] ہے
جو دلبر بانو [illegible] وہ امام [illegible] ہے

٦٣

یہ دور [illegible] جو بنے ہوئے اسیر [illegible] ستم
مزاج شمر [illegible] اور [illegible] وہ دو [illegible] یتیم [illegible]
اٹھائے [illegible] ذرہ [illegible] لپٹی تھی [illegible]
سکینہ بانو کی زینب [illegible] سے
[illegible] بابا دو [illegible]
بچا لیں وہ [illegible] ظالم [illegible] تازیانے

٦٤

نہیں [illegible] سر نیزہ پر آل عبا
[illegible] پیری [illegible] جفا
وہ آل پاک رسول خدا کو [illegible] ایذا
[illegible] ستمگر [illegible] سو گیا برا
[illegible] صفی [illegible] ہے
[illegible] ہے

٦٥

ہماری قوم و قبیلہ [illegible] عورت
[illegible] بدعت
[illegible] صورت
[illegible] دولت
[illegible] دیکھا
[illegible] عورت کو

۵۴

ویرانہ بنایا گیا باغ نبی افسوس کہ ہے ہے
نرغے میں سے کلمہ گو کے آزادہ و عرفانِ خدا
بیمار کی زنجیر جفا خستہ جگر آزادہ و بیکا
لٹکا ہوا ہے ادھر زینب کی پردہ دکھ لے چھپا
صفین کی فوج نے لوٹ لی عترت کا اکال جو ہرا کیا
ہائے وا سکینہ کیا مجرم بنا کے اس کا سرا

۵۵

ہم ناسے بعد بھری ودیعہ رسول کی آل
صفین میں وا ہے سر دوش شہ آئی جنگ و فتنہ بپا حال
اسیر طوق و سلاسل ہیں زین العابدین ہوا ہے حال
نشانِ کشتی نوح کی زینب ہائے ابنِ علی اعراب
رسن کے بیچ میں جا بجا سر کی صورت
کھڑی ہو آلِ محمد وقفِ ہر کی صورت

۵۶

عجب بیابان بنا غربت بسی ہیں خدا آزادی
دعا کرو کہ رہے تو ہر فاروق آبرو
یہ نصیحت ہے کہ بیاں شاہ و ہمارا
سر کے مال سے کرے ہماری وطن پرستی
تو اسے بیوا کہ مال سے طلبِ مصطفیٰ بیری
بزم بیت کی بزم تک مٹادی

ختم تضمین مرثیہ ہذا

۲۵ - مارچ سنہ ۱۹۴۳ء